وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

All India Muslim Personal Law Board
آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ
سوشل میڈیا ڈیسک
SOCIAL MEDIA DESK

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں

سلسلہ نمبر: 197

خطاب جمعہ

03 نومبر 2023

/AIMPLB_Official

خطاب جمعہ: ۳؍نومبر ۲۰۲۳ء

فرد قائم ربط ملت سے ہے، تنہا کچھ نہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ! قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید و الفرقانِ الحمید اعوذ باللہِ من الشیطان الرجیم .بسم اللہِ الرحمن الرحیم وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (سورۂ آل عمران: ۱۰۳)

اسلام مسلمانوں کو نظم واتحاد کے ساتھ جماعتی زندگی گذارنے کی تعلیم دیتا ہے وہ انتشار اور خودسرائی کو قطعاً برداشت نہیں کرتا، اس لئے اس نے نظام عبادات کی روح اجتماعیت وشیرازہ بندی پر رکھا تاکہ مسلمان ایک مرکز سے وابستہ رہیں ۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

غور کیجئے کہ نمازیں ہر شخص تنہا تنہا بھی ادا کرسکتا ہے۔ بلکہ یہ طریقہ ریا ونمود سے محفوظ اور اخلاص وللّٰہیت سے قریب تر ہے، لیکن پنج وقتہ نمازوں کے لئے جماعت کو واجب قرار دیا، جمعہ وعیدین کے لئے گاؤں کی بڑی جامع مسجد اور عیدگاہ میں اکٹھا ہوکر ایک امام کے پیچھے باجماعت نماز ادا کرنے کو لازم ٹھہرایا تاکہ مسلمانوں کے اندر برادرانہ مساوات کی تربیت دی جاسکے اور دلوں میں اتحاد وہم آہنگی کے جذبہ کو فروغ مل سکے، نماز باجماعت ادا کرنے کی حکمتوں اور مصلحتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے ہندوستان کے ممتاز مورخ وسیرۃ نگار حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں کہ

"جماعت کی نماز مسلمانوں میں برادرانہ مساوات اور انسانی برابری کی درس گاہ ہے، یہاں امیر وغریب، کالے گورے، رومی وحبشی، عرب وعجم کی کوئی تمیز نہیں ہے سب ایک ساتھ، ایک درجہ اور ایک صف میں کھڑے ہوکر خدا کے آگے سرنگوں ہوتے ہیں۔ یہاں شاہ وگدا اور شریف ورذیل کی تفریق نہیں، سب ہی ایک زمین پر، ایک امام کے پیچھے ایک صف میں دوش بدوش کھڑے ہوتے ہیں اور کوئی کسی کو اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا۔ (سیرۃ النبی ۵/ ۱۸۹) گویا۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

نماز میں اجتماع کی وجہ سے اللہ کی طرف سے برکتوں کا نزول ہوتا ہے، آسمان سے رحمتیں اترتی ہیں اور ان کو اپنے سایہ میں ڈھانپ لیتی ہیں، ٹھیک اسی طرح زکوٰۃ میں بھی اجتماعی نظام کو ملحوظ رکھا گیا، اس کے ذریعہ قوم کے ضعیف وبے سہارا طبقہ کی پرورش وکفالت ہوتی ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا خذ من اغنیائھم وترد الی فقرائھم زکوٰۃ ان کے مالداروں سے لی جائے اور حاجت مندوں کو واپس کردی جائے، اسلام نے اجتماعی طور پر ماہ رمضان میں روزہ رکھنے کا حکم دیا، ایسا ہوسکتا تھا کہ ہر ملک کے مسلمان آب وہوا اور موسم کے لحاظ سے الگ الگ مہینوں میں روزے رکھ لیتے لیکن تمام مسلمانوں پر ایک ہی مہینہ میں روزہ فرض کیا تاکہ جماعتی شان برقرار رہے، پوری دنیا کے مالدار مسلمانوں پر ایک خاص ایام میں حج کا حکم دیا گیا یہ بات بھی ممکن تھی کہ ہر ممالک کے مسلمانوں کے لئے الگ الگ مہینوں میں فریضہ حج ادا کرنے کی تاکید کی جاتی تاکہ ازدہام کم ہوتا اور مناسک حج کی ادائیگی میں کوئی دشواری پیش نہ آتی لیکن حکم دیا گیا کہ نہیں، سبھوں کو ذی الحجہ کے ایام میں حج بیت اللہ کا طواف کرنا، صفا ومروہ کا سعی کرنا اور ارکان حج کو ادا کرنا ضروری ہے، تاکہ مسلمانوں میں اجتماعیت اور آفاقیت کا مزاج پیدا ہو اور سارے مسلمان وطنیت، قومیت، تمدن ومعاشرت کے تمام امتیازات کو مٹا کر سب ایک ہی ملت (ملت ابراہیمی) میں گم ہوجائیں اور ایک ہی بولی میں خدا سے باتیں کریں۔ حاکم ہو یا محکوم، عالم وفاضل ہو یا فقیر بے نوا سب اپنی امتیازی حیثیت کو مٹا کر اپنی انانیت اور خودی کو قربان کرکے مالک کے دروازے پر بھکاری بن کر آئے ہیں، یہی وہ وحدت کا رنگ ہے جو ان تمام مادی امتیازات کو مٹا دیتا

ہے، اسلام کے اسی نظم و اتحاد نے انصار کے دو بڑے قبیلے اوس و خزرج کو شیر و شکر بنا دیا، یہ دونوں ہمیشہ دو مستقل قوموں اور حریفوں کی طرف ایک دوسرے کے مقابلہ میں صف آرا اور نبرد آزار رہتے تھے۔ کسی شاعر نے کہا۔

وہ اوس اور خزرج کی باہم لڑائی
صدی جس میں آدھی انھوں نے گنوائی

اللہ کے رسول ﷺ نے کلمہ کی بنیاد پر دونوں کو متحد کر دیا، اب یہ دونوں ایک دوسرے کے مونس و ہمدرد اور غمگسار بن گئے، صحابی رسول حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سماجی حیثیت مکہ میں کچھ نہ تھی، وہ غلام تھے، سیاہ فام تھے بے ننگ و نام تھے، لیکن جب ان کا قلب نور ایمان سے منور ہو گیا اور مشرف بہ اسلام ہوئے، تو انہیں یہ مقام اور مرتبہ ملا کہ دیوار کعبہ پر کھڑے ہو کر اذان دی، حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کے برابر بیٹھنے لگے، کیوں کہ ایمان کا رشتہ خاندانی و نسلی رشتوں سے زیادہ مضبوط و مستحکم ہوتا ہے اور بقول حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کہ "دنیا کے تمام رشتے، عہد مودت، خون و نسل کے باندھے ہوئے پیاں و وفا و محبت ٹوٹ سکتے ہیں، مگر جو رشتہ ایک چین کے مسلمانوں کو افریقہ کے مسلمان سے، ایک عرب کے بدو کو تاتار کے چرواہے سے اور ہندوستان کے نومسلم کو مکہ مکرمہ کے صحیح النسب قریشی سے پیوست و یک جان کرتا ہے، دنیا میں کوئی طاقت نہیں جو اسے توڑ سکے اور اس زنجیر کو کاٹ سکے۔ جس میں خدا کے ہاتھوں نے انسانوں کے دلوں کو ہمیشہ کے لئے جکڑ دیا ہے (خطبات آزاد ۱۸) انہیں رشتوں کی وجہ سے دنیا کے ایک کنارے کسی مسلمان کو تلوے میں کانٹا چبھتا ہے تو اس کی ٹیس دوسرے کنارے میں رہنے والے مسلمان اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں۔ حدیث پاک میں فرمایا گیا: تری المومنین فی تراحمھم وتواذھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی عضوا تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی تم مسلمانوں کو باہم رحم دل، باہم محبت کرنے والے اور ایک دوسرے کی تکلیف کے احساس کے بارے میں ایسا دیکھو گے جیسا کہ ایک قالب اور ایک عضو بیمار پڑ جائے تو سارا جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے اور بیداری کے لئے تیار رہتا ہے اللہ کے رسول ﷺ نے مسلمانوں کی وحدت و اجتماعیت کو ایک عمارت کی مانند قرار دیا۔ فرمایا المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ثم شبك اصابعہ ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایک عمارت کی طرح ہے جس طرح مکان کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کے لئے مضبوطی اور قوت کا باعث ہوتی ہے پھر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے ملا کر سمجھایا، مگر ستم ظریفی یہ ہے کہ جو مذہب عالمگیر وحدت و اخوت کا داعی و پیامبر ہے آج خود اس کے پیرو کار گروہی و علاقائی عصبیت، خاندانی و نسلی برتری، زبان و بیان اور مسلکی اختلاف کی بنیاد پر انتشار و افتراق کے شکار ہو گئے، انھوں نے رنگ و نسل کے امتیاز و اختلاف کی اونچی اونچی دیواریں کھڑی کر دیں کوئی سید خاندان سے تعلق رکھتا ہے تو اس کو اپنے عالی نسب ہونے پر فخر ہے کوئی شیخ و پٹھان ہے تو منصوریوں اور سبزی فروشوں کو نیچی نظروں سے دیکھتا ہے۔

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

افسوس کہ جب قیامت آئے گی تو یہ سارے خاندانی و نسلی رشتے اپنا وجود کھو دیں گے، فلا انساب بینھم نسب اور رشتہ داری اس دن کام نہیں آئے گی اس لئے کہ گروہ بندی اور فرقہ بندی شعار جاہلیت ہے۔ حضور ﷺ نے فتح مکہ کے موقعہ پر آبا و اجداد اور خاندان کی مفاخرت پر پوری قوت سے چوٹ لگاتے ہوئے فرمایا معشر قریش ان اللہ اذھب فیکم نخوۃ الجاھلیۃ وتعظمھا بالآباء قریش کے لوگو! اللہ نے تم کو جاہلیت کی جھوٹی نخوت سے نجات دیدی اور باپ دادا کی بنیاد پر بڑائی جتلانے کا دستور ختم کر دیا، پس جس کسی نے بھی شعار جاہلیت کو زندہ کیا ذات و برادری کی بنیاد پر ملت کو ٹکڑوں میں تقسیم کیا اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا، حدیث شریف میں ہے من دعا بدعوا الجاھلیۃ فھو من جثی جھنم جو جاہلیت کا نعرہ لگائے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اسلام گروہ بندی اور داخلی انتشار کو قطعاً برداشت نہیں کرتا۔ رسول اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا یا ایھا الناس الا ان

ربکم واحد لافضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی، علی عربی ولا لاسود علی احمر ولا لاحمر علی اسود الا بالتقوی اے لوگو! تم سب کا رب ایک ہے کسی عربی کو عجمی پر، اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی کالے کو گورے پر، اور کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں، مگر تقوٰی کی بنیاد پر اس لئے کہ حسب ونسب، خاندان اور قبیلے ایک دوسرے کے تعارف اور شناخت کے لئے بنائے گئے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے یا ایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر وانثی وجعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقا کم اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور پھر ہم نے تمہیں قوموں اور قبیلوں میں اس لئے بانٹ دیا، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے معزز وہ ہیں جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہیں (سورہ الحجرات ۱۳) قرآن کریم نے انسانوں کی بنائی ہوئی تمام تفریقات کو توڑ دیا اور بتلایا کہ فخر وعزت کی چیز درحقیقت ایمان اور تقوٰی ہے۔

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

اس لئے قرآن کہتا ہے کہ سب مل کر اپنے پروردگار کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ اور اس کے بھیجے ہوئے دین کو مضبوطی سے پکڑ لو، واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا تم سب اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑ لو اور ٹکڑوں میں نہ بٹو، جس طرح بٹی ہوئی رسی ایک دوسرے کو قوت پہنچاتی ہے تم بھی اتحاد واجتماعیت کی زندگی گذار کر اسلام کو فروغ دو، اگر منتشر رہو گے تو تمہاری اجتماعی قوت ختم ہو جائے گی، قرآن پاک میں ہے ولا تنازعو فتفشلوا وتذھب ریحکم آپس میں نہ جھگڑو، ورنہ تمہارے قدموں میں لغزش پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، بزرگوں نے لکھا ہے کہ جب لوگ گروہ بندیوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں تو ان سے سنجیدگی اور اعتدال کا دامن چھوٹ جاتا ہے پھر وہ بے راہ روی کے شکار ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر طٰہ جابر فیاض علوانی نے اپنی بے نظیر تصنیف "ادب الاختلاف فی الاسلام" میں لکھا ہے کہ جب اختلاف بڑھتا ہے تو اس کی خلیجیں وسیع سے وسیع تر ہوتی جاتی ہیں اور آدمی کے حواس پر اس کے اثرات اس حد تک چھا جاتے ہیں کہ وہ نقطہ اتحاد کو بھول جاتا ہے اس کی نظر میں اسلامی اخلاق کی ابتدائی چیزیں بھی نہیں آپاتیں جس کی وجہ سے اس کا معیار فکر بدل جاتا ہے (ص ۱۳) پھر اس سے وحدت امت کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب مالٹا کی چار سالہ جیل سے رہائی کے بعد دیوبند تشریف لائے تو فرمایا کہ ہم نے مالٹا کی زندگی میں دو سبق سیکھے ہیں پھر فرمایا کہ میں نے جہاں تک جیل کی تنہائیوں میں اس پر غور کیا کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہو رہے ہیں تو اس کے دو سبب معلوم ہوئے ایک ان کا قرآن کو چھوڑنا، دوسرے ان کے آپس کے اختلاف اور خانہ جنگی، اس لئے میں وہیں سے یہ عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی زندگی اس کام میں صرف کروں کہ قرآن کریم کو لفظاً اور معناً عام کیا جائے، بچوں کے لئے لفظی تعلیم کے مکاتب ہر بستی میں قائم کئے جائیں، بڑوں کو عوامی درس قرآن کی صورت میں اس کے معنی سے روشناس کرایا جائے۔ اور قرآنی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور مسلمانوں کے باہمی جنگ وجدال کو کسی قیمت پر برداشت نہ کیا جائے (وحدت امت ص ۴۰) ماضی میں اسپین کی مسلم حکومت (۷۱۱-۱۴۹۲) کے ختم ہونے کی وجہ بھی مسلمانوں کا باہمی اختلاف تھا۔ اسپینی مسلمانوں نے جس وقت مسیحی قوتوں سے شکست کھائی اس وقت وہ علم وتہذیب اور سائنس وٹکنالوجی کے میدان میں اپنے حریف سے بدرجہا بڑھے ہوئے تھے اس کے باوجود ان کے شکست وریخت کی وجہ یہ تھی کہ عیسائی باہم متحد ومنظم تھے جب کہ مسلمان فرقوں اور جماعتوں میں بٹ گئے، امراء وعمال نے مرکز خلافت سے بغاوت کر کے اپنی چھوٹی چھوٹی خودمختار حکومتیں قائم کر لی تھیں (الاسلام ۱۲۸) اسلام نے اسی فکر میں تبدیلی لانے کے لئے ایک مرکز سے وابستہ رہنے کی تعلیم دی، مسلمانوں کی تعظیم وتکریم کو ایمان کی علامت قرار دیا، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ ومن کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کربات یوم القیامۃ ومن ستر مسلمًا سترہ اللہ یوم القیامۃ مسلمان مسلمان سب بھائی ہیں نہ ایک دوسرے پر ظلم کرتا ہے نہ اس کو کسی مصیبت میں ڈال سکتا ہے، جو اپنے کسی بھائی کی حاجت روائی کی فکر میں رہتا ہے اللہ اس کی

حاجت روائی کرتا ہے اور جو کسی مسلمان کی کوئی مشکل آسان کردیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کی مشکلات میں اس کی مشکل آسان کردیتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرلیتا ہے اللہ تعالیٰ بھی آخرت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمالیتا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے **المسلم اخو المسلم لایظلمه ولا یخذله ولا یحقره التقوی ھھنا ویشیر الی صدره ثلث مرار بحسب امراء من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمه وماله وعرضه** (بہ روایت ابوہریرہ) مسلمان سب بھائی بھائی ہیں ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر نہ ظلم کرسکتا ہے نہ بروقت اس کی مدد سے دست کش ہوسکتا ہے اور نہ اس کو حقیر کرسکتا ہے اس کے بعد آپ نے سینہ کی طرف تین بار اشارہ کر کے فرمایا کہ اصل تقوی یہاں ہے برائی کے لئے بس اتنی ہی بات کافی ہے کہ اپنے کسی بھائی کو ذلیل اور حقیر سمجھے یاد رکھو کہ ہر مسلمان پورا کا پورا قابل احترام ہوتا ہے اس کی جان بھی، اس کا مال بھی، اور اس کی آبرو بھی (مسلم شریف) اب وقت آگیا ہے کہ تمام خودغرضیوں اور مصلحتوں سے اوپر اٹھ کر ملت اسلامیہ کے اتحاد میں حائل تمام رکاوٹوں کو دور کیا جائے اور ایک ایسی طاقت بنائی جائے جس کو قرآن پاک نے بنیان مرصوص (سیسہ پلائی ہوئی دیوار) سے تعبیر کیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اختلاف وافتراق سے بچنے اور اتحاد واجتماعیت کی زندگی گذارنے کی توفیق بخشے آمین۔

بتان رنگ وخوں کو توڑ کر ملت میں گم ہوجا
نہ تورانی رہے باقی ، نہ ایرانی ، نہ افغانی

(علامہ اقبال)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

☆......☆......☆

سوشل میڈیا ڈیسک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

ہر ہفتہ خطاب جمعہ حاصل کرنے کے لیے درج ذیل نمبر پر اپنا نام اور پتہ ارسال کریں

9834397200